دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

ممتاز اسکالر پروفیسر وبھوتی پٹیل کا جامعہ ملیہ اسلامیہ میں 'جینڈر ریسپانسیو بجٹنگ ان انڈیا' کے موضوع پر خصوصی خطاب

New Delhi, July 30, 2025

سروجنی نائیڈو سینٹر فار وومینس اسٹڈیز (ایس این سی ڈبلیو ایس) جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مورخہ اٹھائیس جولائی دو ہزار پچیس کو امپیکٹ اینڈ پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، دہلی میں سردست ویزیٹنگ پروفیسر، ممتاز ماہر معاشیات اور صنفی مطالعات کی ماہر پروفیسر وبھوتی پٹیل کا خصوصی خطبہ منعقد کیا۔ خصوصی خطبے کا موضوع 'ٹو ڈیکیڈس آف جینڈر ریسپانسیو بجٹنگ ان انڈیا (دو ہزار پانچ تا دو ہزار پچیس) تھا اور چوئل موڈ میں منعقدہ خصوصی خطبے میں گزشتہ دو دہائیوں میں مالیاتی پالیسیوں میں صنفی تناظرات کی شمولیت کے ہندوستان کے سفر پر روشنی ڈالی گئی تھی۔

پروفیسر نشاط زیدی، اعزازی ڈائریکٹر، سروجنی نائیڈو سینٹر فار وومینس اسٹڈیز نے پروگرام کی صدارت کی۔ خصوصی خطبے کے کوآرڈی نیٹر ڈاکٹر ادفر رشید شاہ نے خطبے کے مرکزی خیال کی وضاحت کے ساتھ سامعین کا استقبال بھی کیا۔ پروفیسر نشاط زیدی نے افتتاحی گفتگو کی اور شرکا سے مہمان مقرر کو متعارف کرایا۔

پروفیسر وبھوتی پٹیل نے دو ہزار پانچ میں اسے اختیار کیے جانے کے بعد سے جینڈر ریسپانیو بجٹنگ (جی بی آر) ان انڈیا کے ارتقا پر روشنی ڈالی۔ اپنے تحقیقی تجربات کی روشنی میں موجود چیلنجیز کی وضاحت کے ساتھ ساتھ جس میں عمل آوری فاصلہ اور صنف پر مبنی علاحدہ علاحدہ مزید اعداد کی ضرورت جیسے مسائل اور اہم نکات کی وضاحت کے ساتھ انھوں نے خواتین مرکوز اسکیم جیسے اہم امور کو اجاگر کیا۔ انھوں نے کہا کہ انصاف کے لیے صنف پر مبنی بجٹ کی تیاری ایک موثر ٹول ہے جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ مالیاتی پالیسیاں عدل پر مبنی معاشرے کے فروغ کے لیے پسماندہ طبقات اور خواتین کی ضرورتوں اور ان کے تقاضوں کو توجہ دیں۔

خطبے میں تعلیم، صحت اور ملازمت جیسے اہم شعبوں پر جی آر بی کے اثرات کا تنقیدی تجزیہ شامل تھا جس سے اس کی کامیابیوں اور خامیوں کے متعلق گہری بصیرت حاصل ہوئی۔

پروفیسر پٹیل نے جی آر بی کو پائے دار بنانے کے لیے مستقبل کو نگاہ میں رکھ کر تیار کی گئی ایسی تدابیر کی تجویز پیش کی جو دو ہزار تیس تک ہندوستان کے پائے دار ترقیاتی اہداف سے کامل مطابقت رکھتی ہوں۔ جی آر بی کو منظم اور باقاعدہ بنانے کے لیے انھوں نے وزارتوں میں 'جینڈر بجٹنگ سیل' جیسی اکائیوں کی اہمیت پر زور دیا۔ انھوں نے اس بات پر مزید زور دیا کہ جی آر بی صرف

وزارت برائے خواتین و بہبود اطفال کی ذمہ داری نہیں بلکہ جینڈر مرکوز پروگراموں کے لیے تمام وزارتیں وسائل مختص کرنا چاہیے۔

لیکچر کا اہتمام ایس این سی ڈبلیو ایس کے قیام کے پچیس سال مکمل ہونے کی تقریب کے حصے کے طور پر ہوا تھا۔ اس خصوصی خطبے نے صنف، سماجی اور تہذیبی مسائل پر تنقیدی مباحث کے فروغ کے ساتھ 'عندلیب ہند' سروجنی نائیڈو کی وراثت کی توقیر کی ہے۔ صنف سے متعلق وکالت اور تحقیق کے علاوہ صنفی مساوات اور شمولیتی پالیسی سازی کے موضوعات پر تعلیمی بحث و مباحثے کے فروغ کے ساتھ ساتھ یہ پروگرام ایس این سی ڈبلیو ایس کے عہد کو نشان زد کرتا ہے۔

اپنی صدارتی تقریر میں پروفیسر نشاط زیدی نے کہا کہ صنفی مساوات اور خواتین کی منفرد ضروریات کو ترجیح دینے اور سماجی و معاشی خلیج کو کم کرتے ہوئے خواتین کو بااختیار بنا کر جینڈر ریسپانسیو بجٹنگ بجٹ کے جملہ مراحل میں صنفی نظریے کو شامل رکھا ہے۔

اس کے بعد سوال و جواب کا سیشن بھی بہت دلچسپ رہا جس میں شرکا نے بحث و مباحثے میں نئے نئے زاویے پیش کیے اور اس طرح صنف مرکوز پالیسی سازی کی ترقی کے لیے شمولیتی ماحول اور اشتراک کی فضا سازی سے پروگرام بہت شان دار ہوگیا۔ مختلف شعبہ جات اور یونیورسٹیوں کے طلبہ اور علمی ہستیوں کے مختلف النوع سوالات سے اور مختلف النوع زاویہ ہائے نگاہ سے بحث و مباحثے کی زبردست فضا ہموار ہوئی جس نے شمولیتی آموزش ماحول کے فروغ کے ساتھ پروگرام کو کامیاب بنا دیا۔

ایم۔ اے تھرڈ سمسٹر کی طالبہ زویبا کے اظہار تشکر کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

پروفیسر صائمہ سعید
افسر اعلی، تعلقات عامہ
جامعہ ملیہ اسلامیہ